اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
بیرون ہند سالانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۶ | ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۷ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۱ جولائی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۶۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹- جولائی ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۴½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار اور سر درد کے باعث ناساز ہے ۔ بطور علاج آپ کو مسہل دیا گیا ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ؛۔

صاحبزادہ اظہر احمد سلمہ اللہ تعالےٰ ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو تیز بخار ہے ۔ دعائے صحت کی جائے ؛۔

نصرت گرلز ہائی سکول میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ۔ چودھری غلام حسین صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس اور مولوی ظہور حسین صاحب نے تقریروں کے ذریعہ تحریک جدید کے مطالبات اور خلافت جوبلی فنڈ میں حصہ لینے کی طرف معلمات اور طالبات کو توجہ دلائی ؛۔

کل بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام اطفال کا جلسہ تحریک جدید کے متعلق محلہ دار الفضل کی مسجد میں منعقد ہوا ۔ اور بچوں سے متعلق باتیں ان کے ذہن نشین کرائی گئیں ؛۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچے الہام کی علامتیں

"خوب یاد رکھو ۔ کہ سچا الہام جو خالص خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوتا ہے ۔ مندرجہ ذیل علامتیں اپنے ساتھ رکھتا ہے

۱- وہ اس حالت میں ہوتا ہے ۔ جبکہ انسان کا دل آتش درد سے گداز ہو کر مصفا پانی کی طرح خدا تعالےٰ کی طرف بہتا ہے ۔ اسی طرف حدیث کا اشارہ ہے ۔ کہ قرآن غم کی حالت میں نازل ہوا ۔ لہٰذا تم بھی اس کو غمناک دل کے ساتھ پڑھو ۔

۲- سچا الہام اپنے ساتھ ایک لذت اور سرور کی خاصیت لاتا ہے ۔ اور نامعلوم وجہ سے یقین بخشتا ہے ۔ اور ایک فولادی میخ کی طرح دل کے اندر دھنس جاتا ہے اور اس کی عبارت فصیح اور غلطی سے پاک ہوتی ہے ؛۔

۳- سچے الہام میں ایک شوکت اور بلندی ہوتی ہے اور دل پر اس سے مضبوط ٹھوکر لگتی ہے ۔ اور قوت اور رُعب ناک آواز کے ساتھ دل پر نازل ہوتا ہے ۔ مگر جھوٹے الہام میں چوروں اور مخنثوں اور عورتوں کی سی دھیمی آواز ہوتی ہے ۔ کیونکہ شیطان چور اور مخنث اور عورت ہے ؛۔

۴- سچا الہام خدا تعالےٰ کی طاقتوں کا اثر اپنے اندر رکھتا ہے ۔ اور ضرور ہے ۔ کہ اس میں پیشگوئیاں بھی ہوں ۔ اور وہ پوری بھی ہو جائیں ؛۔

۵- سچا الہام انسان کو دن بدن نیک بناتا جاتا ہے اور اندرونی کثافتیں اور غلاظتیں پاک کرتا ہے اور اخلاقی حالتوں کو ترقی دیتا ہے ؛۔

۶- سچے الہام پر انسان کی تمام اندرونی قوتیں گواہ ہو جاتی ہیں ۔ اور ہر ایک قوت پر ایک نئی اور پاک روشنی پڑتی ہے ۔ اور انسان اپنے اندر ایک تبدیلی پاتا ہے ۔ اور اس کی پہلی زندگی مر جاتی ہے ۔ اور نئی زندگی شروع ہوتی ہے ۔ اور وہ بنی نوع کی ایک عام ہمدردی کا ذریعہ ہوتا ہے ۔

۷- سچا الہام ایک ہی آواز پر ختم نہیں ہوتا ۔ کیونکہ خدا کی آواز ایک سلسلہ رکھتی ہے ۔ وہ نہایت ہی حلیم ہے جس کی طرف توجہ کرتا ہے ۔ اس سے مکالمت کرتا ہے ۔ اور سوالات کا جواب دیتا ہے ۔ اور ایک ہی مکان اور ایک ہی وقت میں انسان اپنے معروضات کا جواب پا سکتا ہے ۔ گو اس مکالمہ پر کبھی فترت کا زمانہ بھی آجاتا ہے ؛۔

۸- سچے الہام کا انسان کبھی بزدل نہیں ہوتا ۔ اور کسی مدعی الہام کے مقابلہ سے اگرچہ وہ کیسا ہی مخالف ہو ۔ نہیں ڈرتا جانتا ہے ۔ کہ میرے ساتھ خدا ہے اور وہ اس کو ذلت کے ساتھ شکست دیگا ۔

۹- سچا الہام اکثر علوم اور معارف کے جاننے کا ذریعہ ہوتا ہے ۔ کیونکہ خدا اپنے ملہم کو بے علم اور جاہل رکھنا نہیں چاہتا ؛۔

۱۰- سچے الہام کے ساتھ اور بھی بہت سی برکتیں ہوتی ہیں ۔ اور کلیم اللہ کو غیب سے عزت دیجاتی ہے ۔ اور رعب عطا کیا جاتا ہے

شمالی امریکہ میں تبلیغ اسلام

چندہ تحریک جدید اور خلافت جوبلی فنڈ کیلئے

امریکن احمدیوں کے مخلصانہ وعدے

صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔ اے شکاگو سے تحریر کرتے ہیں۔ میں دورہ پر ہوں۔ سب سے پہلے میں گیلوس لیوری نامی شہر میں آیا جہاں چار احمدی رہتے ہیں۔ ان میں سے دو نہایت مخلص ہیں۔ میں نے وہاں دو دن قیام کیا۔ تمام وقت ان کو نماز کے اسباق دینے اور اسلامی احکام بیان کرنے میں صرف کیا۔ چندہ تحریک جدید اور خلافت جوبلی فنڈ کی تحریک بھی کی۔ ان مخلصین نے نہایت اخلاص سے لبیک کہا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

گیلوس لیوری سے میں کنس شہر کی جماعت کے معاینہ کے لئے آیا۔ اور گزشتہ دس دن سے یہیں مقیم ہوں۔ ہر روز بوقت شب جلسہ منعقد کیا جاتا ہے پہلے چار روز برسرِ پبلک لیکچر دیئے۔ ان جلسوں میں عیسائی بھی شامل ہوتے رہے۔ تقریروں کا اثر الحمد للہ سامعین پر بہت اچھا ہوا۔ بعض لوگ اسلام سے دلچسپی لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو قبول حق کی توفیق عطا کرے۔ باقی جلسے صرف نومسلمین کے لئے منعقد کر رہا ہوں۔ ان کو نماز کے اسباق دیتا ہوں اور اپنی عدم موجودگی میں کامیابی سے تبلیغ اسلام کا مبارک کام جاری رکھنے کی ہدایات دے رہا ہوں۔ گزشتہ دس دن کی مساعی کے نتیجہ میں ان میں نئی روح اور نیا جوش پیدا ہو گیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

خلافت جوبلی اور تحریک جدید کے چندہ کی تحریک بھی کی گئی۔ مخلصین نے نہایت اخلاص سے لبیک کہا۔ تحریک جدید کی مد میں 69.00 اور خلافت جوبلی فنڈ کی مد میں 28.00 کے وعدے ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کو ایفائے وعدہ کی توفیق عطا کرے۔

اس شہر میں دو شخص داخل اسلام ہوئے اور ایک عرب مسلمان احمدیت سے دلچسپی لے رہے ہیں۔ دو تین دن تک اس شہر کا کام ختم کر کے میں انشاء اللہ تعالیٰ بغرض تبلیغ ایک اور علاقہ کی طرف جانے والا ہوں۔ سفر کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مرتبہ نظارت دعوۃ و تبلیغ

خلافت ثانیہ جوبلی فنڈ

خلافت ثانیہ جوبلی فنڈ کی تحریک کو یہ خصوصیت ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے اپنی خوشی اور محبت سے اسے جاری کیا۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے اپنے اخلاص کے اظہار کے لئے تین لاکھ کی معمولی رقم جمع کر کے ضروریات دین کے لئے پیش کرنے کی تجویز کی۔ ایسی صورت میں نہایت ضروری ہے کہ وقت مقررہ یعنی مارچ ۱۹۳۹ء سے قبل یہ رقم جمع کر لی جائے۔ بیرونی احباب کو نہایت سرگرمی کے ساتھ اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔

نائیجیریا میں تبلیغ اسلام

مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم ایک مدت سے بعض اشرار کی بغاوت کے باعث سخت مخالفت کا سامنا کر رہے ہیں۔ مگر باوجود مشکلات کے وہ مرکز کی جملہ ہدایات کو عمل کا جامہ پہنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی تازہ رپورٹ سے ذیل کا اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔

مخالفت۔ مقدمات۔ مالی تنگی اور مقامی مصروفیات کے باعث میں دورہ پر نہیں جاسکا۔ مقامی تبلیغ کا کام جاری ہے۔ ہم نے بھی مجلس خدام الاحمدیہ بنائی ہے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ارشاد پر مجلس اطفال کی بھی بنیاد رکھی ہے۔ جماعت کی تربیت کے لئے اتوار کو صبح کا درس ہوتا ہے۔ اور درس میں قرآن کریم کے اسباق۔ کھلی ہوا کے لیکچر۔ جیل میں قیدیوں کو ہفتہ وار وعظ وغیرہ کے تبلیغی کام جاری ہیں۔

انگریزی اخبار سن رائز لاہور اور ریویو آف ریلیجنز انگریزی قادیان کی متعدد کاپیاں فروخت ہوتی ہیں۔ اور شوق سے پڑھی جاتی ہیں۔ آبادان کالج کے مسلمان طلباء کو لٹریچر بھیجا ہے۔ الحمد للہ کہ چھ کس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

نظارت دعوت و تبلیغ قادیان

قادیان کے مضافات میں تبلیغ

(۱) ۱۴ جولائی محلہ دار الفضل کا ایک وفد مشتمل بر ۸ ممبران انصار اللہ موضع ٹھیکریوالہ گیا۔ اور ۹ بجے شب ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر عبد الکریم صاحب اور محمد عنایت اللہ صاحب نے تقریریں کیں۔ ماسٹر غلام احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارنامے بیان کئے۔ ایک تقریر محمد عثمان صاحب نے کی۔ ان سب تقریروں کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اور دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ خورشید احمد

(۲) ۱۵ جولائی قادیان سے نومسلمین کا ایک وفد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ثنا خوانی بصورت شبد پڑھتا ہوا تلونڈی جھنگلاں گیا۔ اور احمدیہ مسجد میں مقامی اصحاب کے ساتھ نماز جمعہ ادا کی۔ بعدہ بصورت جلوس شبد پڑھتا ہوا اچھوتوں کے محلہ میں پہونچا۔ جہاں ایک جلسہ زیر صدارت مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی منعقد کیا گیا۔ جس میں ایک نومسلم بچے نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ پھر گیانی محمد الدین صاحب نے لمبی تقریر کی۔ اس کے بعد صدر نے بیان کیا کہ ہمارے اچھوت بھائیوں کے لئے صرف اسلام ہی امن کی جگہ ہے۔ خاکسار عبد الرحیم

جلسہ ہائے تحریک جدید کے متعلق اعلان

سکرٹری صاحبان تحریک جدید کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اپنے خطبات میں ارشاد فرمایا تھا۔ کہ جماعتیں اپنی اپنی جگہ پر ۳۱ جولائی سے پیشتر کم سے کم تین جلسے کریں۔ جن میں بچوں عورتوں اور مردوں کو تحریک جدید کے مطالبات اچھی طرح ذہن نشین کرائے جائیں۔ لیکن اس وقت تک اس طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے۔ کیونکہ دفتر میں اس وقت تک جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ وہ بہت کم ہیں۔ پس سکرٹری صاحبان اس طرف فوری توجہ دیں اور باقاعدہ رپورٹیں دفتر میں ارسال کریں۔ تا معلوم ہو سکے کہ کون کونسی جماعت جلسے کر چکی ہے۔ انچارج تحریک جدید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۵۷ھ

اذان پر سکھوں کی خلافِ قانون پابندی کیوں دُور نہیں کی جاتی؟

قصبہ راجا جنگ متصل لاہور میں جہاں مسلمانوں کی کافی آبادی ہے۔ اور بہت سی مساجد موجود ہیں۔ اذان کہنے پر سکھوں نے زبردستی اور خلاف قانون پابندی عائد کر رکھی ہے جو کئی ماہ کی مسلسل جدوجہد کے باوجود ابھی تک دُور نہیں ہوسکی۔ دقصور سے ۱۷۔ جولائی کو اخبارات میں یہ اطلاع بھیجی گئی تھی کہ ”آج موضع راجہ جنگ۔ تحصیل قصور ضلع لاہور میں برسوں کے بعد بلند آواز سے اذان دی گئی۔ جس سے اس گاؤں کی فضاء میں از سر نو اسلامی زندگی پیدا ہوگئی“ نیز لکھا تھا۔ کہ ”سرکاری حکام نے مسلمان اور سکھ نمائندوں سے گفتگو کے بعد فیصلہ کیا۔ کہ ۱۷۔ جولائی کو اذان پر کسی قسم کی بندش عائد نہ ہوگی۔ چنانچہ آج ظہر کے وقت راجہ جنگ کی متعدد مسجدوں میں اذان دی گئی۔ اب خدا کے فضل و کرم سے راجہ جنگ کی حالت خوشگوار ہے“۔

اگرچہ اس سلسلہ میں یہ بھی کہا گیا تھا۔ کہ ”مسلم اقلیت کو اپنا مستقبل تشویش سے خالی نظر نہیں آتا“ تاہم توقع تھی۔ کہ اتنے عرصہ کی جدوجہد کے بعد مسلمانوں کو ان کا ایک نہایت ضروری۔ مگر غصب شدہ حق دیا گیا ہے اور جس کی وجہ سے سکھوں پر قطعاً کوئی ناگوار اثر نہیں پڑ سکتا۔ اس میں آئندہ مداخلت نہ کی جائے گی۔ لیکن افسوس کہ دُوسرے ہی دن یعنی ۱۸۔ جولائی کو ”راجہ جنگ میں مؤذن پر سکھوں کا حملہ“ کی اطلاع اخبارات کو پہونچ گئی چنانچہ لکھا ہے کہ:۔

”کل معاہدہ کے مطابق راجہ جنگ میں ظہر اور عصر کے وقت تمام مسجدوں میں اذانیں دی گئیں۔ لیکن شام کو حالات نے حد درجہ افسوسناک صورت اختیار کرلی۔ راجہ جنگ کی ایک مسجد میں جب مؤذن مغرب کی اذان دینے لگا۔ تو سات سکھوں نے اس پر لاٹھیوں۔ اور برچھیوں سے حملہ کر دیا۔ اور اسے نہایت بیدردی کے ساتھ مضروب و مجروح کیا گیا۔ .... بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جامع مسجد پر سکھ کھڑے ہیں۔ جو کسی نمازی کو اندر داخل نہیں ہونے دیتے“۔

راجہ جنگ کے سکھوں نے ایک عرصہ سے اذان کے متعلق جو طریق اختیار کر رکھا ہے۔ اور حکومت اس بارے میں جس سہل انگاری سے کام لے رہی ہے۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اگر حالات اور بھی زیادہ خراب ہو جائیں۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اس وقت تک کے حالات سے معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ اس گاؤں میں حکومت مسلمانوں کو ان کا ایک غصب شدہ مذہبی حق ان لوگوں سے نہیں دلا رہی۔ جو قانون کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے سکھا شاہی سے کام لے رہے ہیں بلکہ مسلمانوں کو ان سے خیرات دلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ ورنہ وجہ کیا ہے کہ نہ صرف اس قضیہ کا فیصلہ ہونے میں نہیں آتا۔ بلکہ مسلمان روز بروز زیادہ مظلوم ہوتے جا رہے ہیں۔ فریقین کی مصالحت کے ذریعہ کسی جھگڑے کا فیصلہ بہت اچھی بات ہے۔ لیکن جب ایک فریق دیدہ دانستہ پہلوتہی کرے اور ناحق پر ہوتے ہوئے پہلوتہی کرے۔ تو حکومت کا فرض ہے۔ کہ قانون اور انصاف کو قائم کرے۔ اور مظلوم کو اس کا حق دلائے۔

مگر افسوس۔ کہ راجہ جنگ کے قضیہ میں حکومت نے ابھی تک یہ طریق اختیار نہیں کیا۔ اگر حکومت شہید گنج کی مسجد اپنی حفاظت میں سکھوں کو گرانے کی اس لئے اجازت دے سکتی ہے۔ کہ اس کے نزدیک از رُوئے قانون سکھوں کو اس کا حق حاصل تھا۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو از رُوئے قانون اذان دینے کا حق حاصل ہونے پر انہیں یہ حق نہیں دلایا جاتا۔ حالانکہ اس میں سکھوں کا کچھ بھی نہیں بگڑتا۔ اور شہید گنج مسجد کے معاملہ میں مسلمانوں کو جس قدر رنج اور صدمہ ہوا۔ وہ سب کو معلوم ہے۔

حکومتِ پنجاب کو چاہئے۔ کہ نہ صرف راجہ جنگ میں اذان کا حق مسلمانوں کو پوری پوری طرح دلائے۔ اور اس میں مزاحم ہونے والوں کا قرار واقعی انتظام کرے۔ بلکہ پنجاب میں جہاں جہاں بھی سکھوں نے مسلمانوں کو اذان دینے یا مسجد تعمیر کرنے سے روک رکھا ہے۔ وہاں سے اس ناجائز پابندی کو دُور کر دے۔ کوئی وجہ نہیں کہ جہاں قلیل التعداد سکھوں کو کسی جگہ سنکھ اور ڈھول وغیرہ بجانے اور گانے کی ممانعت نہیں۔ وہاں صوبہ کی سب سے بڑی اکثریت یعنی مسلمانوں کو اذان دینے کی اجازت نہ ہو۔

دیگراں را نصیحت

پچھلے دنوں ایک مسلمان نوجوان نے جنہیں کراچی کا میئر بنایا گیا ہے۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج کراچی کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت دیانند جی کے متعلق یہاں تک کہدیا۔ کہ ”اگر آج رشی دیانند آئیں۔ تو میں ان کی ایک نوکر کی طرح خدمت کروں گا“ کسی کی خدمت کرنا کوئی بُری بات نہیں۔ اور دیانند جی کی زندگی میں اس وقت جبکہ ہندوؤں کی مخالفت کی وجہ سے لاہور۔ اور امرتسر ایسے شہروں میں انہیں ٹھہرنے کے لئے جگہ نہ ملتی تھی۔ مسلمانوں نے ان سے نہایت شفقت۔ اور مہربانی کا سلوک کیا جس کا بدلہ انہیں یہ دیا گیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں اور اسلام کے خلاف نہایت ہی ناپاک الفاظ استعمال کرکے ان کے دل دکھائے گئے۔ اور انہیں سخت رنج پہونچایا گیا۔

بہرحال مسلمانوں نے اپنے ظرف کے مطابق سلوک کیا۔ اور بانی آریہ سماج نے اپنی طبیعت کے مطابق بدلہ دیا۔ اسی طرح اب اگر کوئی مسلمان یہ کہدیتا ہے کہ وہ دیانند جی کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں آریوں نے اپنے اخلاق کا جو مظاہرہ کیا ہے۔ اس کا اندازہ آریہ اخبار ”پرکاش“ کے ان الفاظ سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ ”مسلمانوں کو غیر مذاہب کے پیشواؤں کے تئیں عزت کے ویسے ہی خیالات رکھنے چاہئیں۔ جیسے خیالات کی وہ غیرمسلموں سے اپنے پیشواؤں کے متعلق توقع رکھتے ہیں۔ ہم ان کی توجہ مسٹر حاتم علوی کے الفاظ کی طرف دلانا چاہتے ہیں“۔ ایک مسلمان کی مثال پیش کرکے مسلمانوں سے ہی یہ مطالبہ کہ وہ غیر مذاہب کے پیشواؤں کے تئیں عزت کے الفاظ استعمال کیا کریں۔ عجیب مضحکہ خیز بات ہے اور خاص کر اس صورت میں کہ دیگر مذاہب کے مذہبی پیشواؤں کا ذکر عزت و احترام سے کرنے کی ہدایت کے خود آریہ بے حد محتاج ہیں۔

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور علامہ شبلی صاحب نعمانی

از حضرت مفتی محمد صادق صاحب

حضرت استاذی المعظم مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں ایک دفعہ ہمارا ایک وفد لکھنؤ گیا۔ اور ایام اقامت لکھنؤ میں ہم دارالندوہ میں شبلی صاحب سے ملنے کے لئے گئے تھے۔ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب۔ مولوی صدرالدین صاحب اور یہ عاجز تھے۔ جب ہم شبلی صاحب سے ملے۔ اور سلسلہ کے متعلق کچھ گفتگو چلی۔ تو شبلی صاحب نے اعتراضاً کہا کہ سنا ہے کہ مرزا صاحب نبی ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ میں نے اپنے ہر دو رفقا کی طرف دیکھا۔ کہ ان میں سے کوئی صاحب جواب دیں۔ مگر ہر دو اصحاب نے مجھے اشارہ کیا۔ کہ میں ہی شبلی صاحب کو جواب دوں۔ میں نے سوچا کہ شبلی صاحب عربی زبان کے ماہر ہیں۔ ان کو کسی قریب کی راہ سے پکڑا جائے۔ جس سے وہ خود ہی نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقرار پر مجبور ہو جائیں پس میں نے کہا صاحب آپ عربی زبان کے ماہر ہیں۔ ایک شخص خدا سے خبر پا کر کثرت سے پیشگوئیاں کرے۔ اور اس کی پیشگوئیاں پوری ہو جائیں۔ ہم اسے کہیں گے پیشگوئیاں کرنے والا آپ اسے عربی زبان میں کیا کہیں گے۔ (پورے الفاظ یاد نہیں مگر خلاصہ مطلب یہی تھا) شبلی صاحب نے کہا لغوی معنے میں نبی ہوئے۔ اب ظاہر ہے۔ کہ میری غرض یہی تھی کہ حضرت مرزا صاحب کے متعلق شبلی صاحب کے مونہہ سے نبی کا لفظ کہلایا جائے۔ اور وہ کہلایا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ لغت میں بھی نبی اسی کو کہتے ہیں جسکو شریعت میں نبی کہتے ہیں۔ میری گفتگو کے ساتھ ہی حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے فرمایا کہ حضرت مرزا صاحب کو الہام الٰہی میں نبی کہا گیا ہے۔ مگر شبلی صاحب نے کچھ توجہ نہ کی۔ اور دوسری باتیں شروع کر دیں۔ اور اس امر کا ذکر وہیں رہ گیا اس وقت اپنے عقائد کی تفصیل حقیقت کے اظہار کے اختلاف کا وقت اور موقعہ نہ تھا۔ جب غیروں سے گفتگو کی جاتی ہے۔ تو ان سے جس قدر بھی منوایا جا سکے۔ وہی غنیمت سمجھا جاتا ہے۔ بمبئی احاطہ میں مجھے ایک مولوی صاحب ملے۔ میں ان کو یہی سمجھاتا رہا۔ کہ امام مہدی جو آنے والا تھا آ گیا اس کے آگے بات چلی ہی نہیں۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد خلافت کا واقعہ ہے۔ غالباً ۱۹۱۶ء کا۔ اور اس کی رپورٹ بھی الفضل میں چھپ چکی ہے اب کیا اس سے یہ استدلال کر لینا جائز اور درست ہوگا۔ کہ میں ۱۹۱۶ء تک حضرت مرزا صاحب کو صرف مہدی مانتا تھا۔ اور مسیح اور نبی نہ مانتا تھا۔

شبلی صاحب والا واقعہ تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ کا ہے۔ اگر میرے اور مولوی محمد علی صاحب کے صحیح عقائد کوئی دیکھنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ ہماری ان تصانیف کا مطالعہ کرے۔ جو ہم نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں لکھیں اور شائع کیں۔ میں اس وقت اخبار بدر کا ایڈیٹر تھا۔ اور مولوی محمد علی صاحب رسالہ ریویو آف ریلیجنس کے ایڈیٹر تھے۔ بدر اور ریویو میں بارہا حضرت مرزا صاحب کو نبی لکھا گیا۔ ایک دفعہ میں نے بدر میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ تیرہ سو سال کے بعد خدا تعالیٰ نے ایک نبی بھیجا ہے۔ اس اخبار کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بغور پڑھا کرتے تھے۔ اور اگر کچھ غلطی ہوتی تھی تو اصلاح کرا دیا کرتے تھے؛

شبلی صاحب کی ملاقات تو اس سے بہت بعد میں ہوئی۔ انصاف یہ ہے۔ کہ میری تمام تحریروں کو ملا کر دیکھا جائے اور کسی ایک سے کوئی ناجائز نتیجہ نہ نکالا جائے۔ کیونکہ ہر گفتگو کا محل اور موقعہ جدا ہوتا ہے۔ مناظرے کے وقت ایک مخالف سے اپنی تائید میں بات کا ایک حصہ بھی منوا لینا غنیمت ہوتا ہے۔ اور یہی معاملہ شبلی صاحب کے ساتھ ہوا؛

چونکہ ایک صاحب کا خط اس بارے میں استفساراً آیا ہے۔ اس واسطے یہ مضمون لکھا گیا۔ عاجز مرض سوزش بول کے علاوہ جو پہلے کی نسبت بہت بڑھ گئی ہے۔ قریب دو ہفتہ سے خشک کھانسی میں گرفتار ہے۔ نقاہت بہت ہو رہی ہے۔ تھوڑا تھوڑا کر کے یہ مضمون کئی دنوں میں ختم کیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ اور عاجز احباب کے واسطے دعائیں کرتا رہتا ہے۔ اگر کسی دوست کا کوئی خاص مقصد دعا کیلئے ہو تو اطلاع کر دیں۔ واللہ غفور الرحیم

واللہ ھو السمیع العلیم

غیر مبایعین اور احرار

جماعت احمدیہ کے مرکز سے علیحدگی کے بعد غیر مبایعین کا یہ وطیرہ رہا ہے۔ کہ جس مخالف طاقت نے بھی اس مقدس جماعت اور اس کے مرکز کے خلاف یورش کی۔ وہ اس کے حامی و مددگار بن گئے۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی عداوت کی وجہ سے اس بات کو نظر انداز کر دیا۔ کہ ایسے معاندین کی حمائت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقصد کو نابود کرنے کے مترادف ہے۔ گزشتہ سالوں میں جب احرار نے جماعت احمدیہ اور اس کے مرکز کے خلاف شرمناک مہم جاری کی۔ اور یہ دعوے کیا کہ اب اس جماعت اور قادیان کو مٹا کر ہی دم لیں گے۔ تو غیر مبایعین نے بجائے اس کے کہ ان کے مقابلہ اور دفاع میں حصہ لیتے۔ ایک رنگ میں ان کی امداد کا طریق اختیار کیا۔ اور اخبار "پیغام صلح" میں لکھا کہ احرار کی یہ مخالفت قادیانیوں کے غلط عقائد کی وجہ سے ہے۔ اور ایسا ہی بعض موقعوں پر صدر احرار کی تعریف بھی کی گئی۔ لیکن اب جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مطابق کہ آپکے مخالفین ناکام رہیں گے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مساعی جمیلہ اور حسن تدبر سے احرار اپنے ارادوں میں نامراد رہ گئے۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ جمعہ میں یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ میں دیکھتا ہوں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکل جا رہی ہے۔ اس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر طرف سے ناکام کر دیا۔ اور تمام مسلمانوں کی طرف سے ان پر لعنت ملامت کی جا رہی ہے۔ تو آج "پیغام صلح" یہ لکھ رہا ہے۔ کہ:۔ "مجلس احرار حضرت اقدس کے متعلق بدزبانی میں پیش پیش تھی۔ مگر دست قدرت نے ان سے ایسا انتقام لیا۔ کہ آج انہیں کوئی پوچھتا بھی نہیں وہ مجلس احرار جو کل تک مسلمانوں کی "واحد نمائندہ" جماعت کہی جاتی تھی۔ آج چند شوریدہ سروں کی ٹولی پکاری جاتی ہے۔ انہوں نے مسجد شہید گنج کے معاملہ میں مسلمانوں سے غداری کی۔ اور عوام پر انکی قلعی کھل گئی۔ وہی لوگ جو مجلس احرار کے لئے جان دینا عین شہادت سمجھتے تھے۔ اب انہیں اس قدر بے نقط سناتے ہیں کہ الاماں" (پیغام صلح ۸ جولائی ۱۹۳۸ء)

اصل بات یہ ہے کہ غیر مبایعین عام مسلمانوں کی خوشنودی کو ہر حال میں مقدم سمجھتے ہیں۔ جب احرار سے مسلمان خوش تھے تو یہ بھی ان کے مددگار تھے۔ اور آج جب جماعت احمدیہ کی مخالفت کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے احرار کو ذلیل و رسوا کر دیا۔ اور خود مسلمانوں کے دلوں سے انکا اعتبار اٹھ چکا۔ تو غیر مبایعین بھی ان سے روٹھ گئے ہیں: خاکسار ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حق میں

لالہ کلیانداس صاحب رئیس اعظم ملتان کی شہادت

میرا ایک خط ۱۲- جولائی کے "الفضل" میں اس مضمون کا شائع ہو چکا ہے۔ کہ لالہ کلیان داس صاحب رئیس اعظم ملتان کا جو بیان ۷ جولائی کے "الفضل" میں شائع ہوا ہے۔ وہ اُن کا اپنا بیان ہے۔ بناوٹی نہیں۔ اور اس کی تصدیق براہ راست لالہ صاحب موصوف سے کرائی جا سکتی ہے۔ میں نے وہ خط بعض ہندو دوستوں کے شبہ کرنے پر لکھا تھا لالہ کلیان داس صاحب نے جب میرا خط پڑھا۔ تو اُن کو ہندو دوستوں کا بدظنی کرنا بُرا معلوم ہوا۔ اور انہوں نے "الفضل" میں شائع کروانے کے لئے مندرجہ ذیل خط کل کی ڈاک میں (۱۶- جولائی ۱۹۳۸ء) ارسال کیا ہے:-

لالہ کلیانداس صاحب کا ایک اور خط

مکرم بندہ جناب ڈاکٹر صاحب۔ السلام علیکم - امید ہے۔ کہ آپ مع جملہ احباب بخیریت ہوں گے۔ یہاں ہر طرح سے خیریت ہے:۔

مجھ سے آج ایک احمدی بھائی نے "الفضل" ۱۲ جولائی کے پرچہ کے متعلق ذکر فرمایا۔ کہ اس میں کچھ میری بابت درج ہے۔ میں نے وہ پرچہ میاں قادر بخش صاحب سے منگوایا۔ لیکن پڑھ کر مجھے کوئی حیرانی نہ ہوئی۔ بلکہ ہنسی ضرور آئی۔ کیونکہ دُنیا میں بہت سے ایسے انسان ہیں۔ جن کی نہ اندر کی نگاہ ہے۔ اور نہ باہر کی۔ وُہ ہر ایک بات کو اپنے دل کے بموجب دیکھتے ہیں۔ مثل مشہور ہے۔ کہ چور کو سب چور نظر آتے ہیں۔ جیسا کہ کرشن جی مہاراج نے فرمایا ہے۔ آپ کے لاہور کے ایک دوست کے ہندو دوستوں کو چاہیئے تھا۔ کہ وُہ ۷ تاریخ کے الفضل کا مضمون پڑھ کر۔ یا سنکر چپ ہو رہتے۔ اور کوئی ریمارک پاس نہ کرتے۔ بلکہ کسی ملتان کے آدمی سے پوچھ لیتے۔ کہ کوئی کلیان داس نامی شخص ملتان میں ہے۔ کیونکہ لاہور میں ملتان کے سینکڑوں آدمی رہتے ہیں۔ اور میرا دعوٰے ہے کہ وُہ سب مجھے جانتے ہوں گے۔ جس کی خاص وجوہات ہیں:۔

۱- جب کبھی وُہ اپنے عزیز وطن میں آئیں۔ تو میری کوٹھیوں پر ان کی نظر پڑتی ہوگی۔ بلکہ اگر کوئی پردیسی بھی ملتان میں آئے۔ تو بے ساختہ اس کے منہ سے یہ نکلتا ہے۔ کہ یہ کس کے بنگلے ہیں اس پر تانگہ والے یا راہ گزر یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ یہ کلیان داس کے مکانات ہیں:۔

۲- ہر آڑے وقت میں جبکہ ہندو مسلم کشیدگی ہوتی۔ ہر ایک کی نگاہ مجھ پر پڑتی۔ اور خداوند تعالےٰ کے فضل و کرم سے میں ہمیشہ کامیاب ہوتا رہا ہوں۔

۳- میرے پاس درویش۔ مہاتما سنت۔ فقیر ہر وقت رہتے ہیں۔ چنانچہ جگت گورو سوامی شنکر اچاریہ شاردا پیٹھ میرے پاس ہر سال تین ماہ گزارتے ہیں۔ اور ان کا یہ سلسلہ کئی سال سے جاری ہے۔ ان کے درشنوں کے لئے بے شمار لوگ میری کوٹھی پر آتے رہتے ہیں:۔

سوامی کرشنانند جی سرسوتی سابق بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ۔ سوامی وشوانند جی سرسوتی۔ جو ایک بڑے عالم ہیں۔ ہر سال دو تین ماہ میرے پاس رہائش رکھتے ہیں۔ سوامی بدھ دیو جی میرے پاس چار سال مستقل رہے۔ بعض اوقات میرے چاروں بنگلوں میں درویش رہے ہیں۔ مہاتما گاندھی میرے پاس رہے۔ مولانا شوکت علی۔ ڈاکٹر کچلو میرے ہاں مہمان رہے۔ پیر سید جہانگیر شاہ۔ پیر سید مستان شاہ پیر سید چپ شاہ (کیونکہ وُہ کسی سے گفتگو نہیں کرتے) ہفتوں میرے پاس رہتے ہیں۔ اور ان کے درشنوں کے لئے عموماً لوگ یہاں آتے ہیں:۔

اس کے علاوہ میرے کئی نواب دوست میرے پاس آکر رہے ہیں۔ بلوچستان کے تقریباً آٹھ نواب میرے پاس رہے ہیں۔ جن میں شہزادہ قلات اور کیچ مکران کا سردار بھی تھا:۔

ان سب باتوں کو چھوڑ کر میں ایک دلیر شخص مانا گیا ہوں۔ تمام پبلک اگر ایک طرف ہو۔ تو میں سچائی پر دوسری طرف۔ اور ہمیشہ کامیاب رہا ہوں۔ میں چھوٹی عمر میں ہی پبلک کی طرف سے میونسپل کمشنر چنا جاتا تھا۔ لیکن بعدازاں میں نے استعفا دے دیا:۔

میں اپنی تجارت میں بہت مشہور تھا۔ کیونکہ میرا دفتر ملتان میں امرتسر میں بمبئی میں کراچی میں اور کاروبار دہلی میں بصرہ میں غرضیکہ کئی جگہ رہا ہے۔ میں کوئی رئیس اعظم نہیں ہوں بلکہ ایک سفید پوش انسان ہوں۔ یہ لوگوں کا اور گورنمنٹ عالیہ کے افسران کا حسن ظن ہے کہ وُہ مجھے رئیس اعظم لکھتے ہیں۔ اگر لاہور کے ہندو صاحبان صرف خط پر میرا نام لکھ کر بھیج دیتے۔ اور وُہ خط مجھے ڈیلیور نہ ہوتا بلکہ واپس چلا جاتا۔ تو ان کو شک کی گنجائش تھی۔ اور اگر وُہ خط مجھے مل جاتا۔ اور میں جواب نہ دیتا۔ تب بھی ان کو حق تھا۔ کہ وہ شک کرتے:۔

میں اب خود ان ہندو دوستوں کو اپنا پتہ دیتا ہوں۔ کہ وُہ صرف لالہ کلیانداس ملتان شہر لکھ کر خط ڈالدیں مجھے مل جائیگا۔ اگر وُہ صاحب ملتان تشریف لائیں تو زہے قسمت۔ وہ کسی آدمی سے ہندو ہو خواہ مسلمان ہو۔ غریب ہو یا امیر۔ غرضکہ کسی سے بھی پوچھیں وہ فوراً میرے غریب خانہ کا پتہ دے دیں گے۔ میں خود ان اصحاب کو آنے کی دعوت دیتا ہوں۔ کہ وُہ یہاں تشریف لائیں۔ جو خدمت ہوگی کرنے میں فخر سمجھوں گا:۔

اگر ان کو میرے بیان پر شک ہو۔ تو میں چند لفظوں میں ان کو سمجھائے دیتا ہوں۔ کہ میں آج تک نہ کبھی قادیان گیا۔ اور نہ اب تک گیا ہوں۔ اور نہ مجھے حضرت صاحب سے کوئی غرض تھی۔ میرے کئی مسلمان دوست حضرت صاحب کے خلاف ناجائز الفاظ استعمال کیا کرتے تھے میں صرف اتنا ضرور کہا کرتا تھا کہ بھائیو میں ذاتی طور پر دو احمدیوں کو جانتا ہوں ان جیسا عقلمند دانا۔ زود فہم مجھے آپ لوگوں میں نظر نہیں آیا۔ باقی مجھے احمدیوں کی جماعت کی بابت کوئی علم نہیں تھا۔ یہ تو مجھے اب علم ہو رہا ہے۔ جبکہ میں نے اخبار میں سینکڑوں آدمیوں کے نام پڑھے ہیں:۔

یہ ٹھیک ہے۔ کہ اب مجھے ضرور حضرت صاحب سے دلی پریم ہے کراچی میل میں بیٹھے ہوئے جب مجھے ایک شخص نے کہا۔ کہ اس گاڑی میں حضرت صاحب سفر فرما رہے ہیں۔ تو میں ضرور جذبۂ نفرت حقارت اور غصہ سے اٹھ کر خانپور کے سٹیشن پر ان کے ایک مرید کے خلاف شکائت کرنے کے لئے گیا۔ لیکن جو کچھ میں نے دیکھا وُہ میرے خطوط سے ظاہر ہے۔ اگر میری آنکھوں کے سامنے یہ نقشہ نہ آتا۔ تب آپ خود انصاف فرمائے کہ کس دلیری سے میں گفتگو کرتا۔ ان کی بابت میں جو بھی لکھوں قلم میں طاقت نہیں ہے۔ کیونکہ اس کو میں محسوس کر رہا تھا۔ آپ لوگ اتنا محسوس نہیں کر رہے تھے:۔

اگر کوئی مسلمان صاحب میرے [1]

---

[1] حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی شبیہ دیکھنے کے متعلق مسلمان کس طرح تصدیق کر سکتے ہیں:۔

بیان کی تصدیق چاہیں تو میں ان سے عرض کرونگا۔ کہ وہ آغا حسن کابلی کو جو نجف اشرف میں ایک مشہور ہستی ہیں۔ تحریر کریں کیونکہ جب میں بغداد شریف سے کربلا معلّے ہوتا ہوا نجف اشرف میں گیا۔ تو ان کا مہمان ٹھہرا۔ تو میں نے ان سے سلمان فارسی صاحب کے مزار کا ذکر کیا تھا۔ تو انہوں نے مجھے کہا تھا۔ کہ مجھے خواجہ خضر صاحب کی زیارت ہوئی ہے۔ شاید انہوں نے سیاہ داڑھی سے یہ خیال کیا ہو۔ وگرنہ انہوں نے نہ تو خواجہ خضر صاحب کو دیکھا تھا۔ اور نہ ہی سلمان فارسی کو۔ یہ ان کا اپنا خیال تھا۔

دوسرے صاحب جمعہ نور محمد صاحب جو بصرہ میں ایک بڑے تاجر ہیں۔ ان کا پتہ برج سٹریٹ اعصار بصرہ ہے۔ ان کا اور میرا ملاپ جہاز میں ہوا۔ وہ جہاز میں عموماً میرے کمرہ میں آکر میرے پاس وقت گزارتے تھے۔ وہ آغا خانی تھے۔ ان سے بھی میرا ذکر ہوا تھا۔

ایک صاحب قربان حسین فاکروالا تھے وہ بھی اعصار بصرہ میں رہتے ہیں۔ وہ بہت ہی مذہبی آدمی ہیں۔ ان سے میرا ذکر انہی دنوں میں ہوا تھا۔ میرے ساتھ جو میرے دوست بصرہ سے گئے تھے۔ ان کا پتہ مسٹر ایم۔ این۔ ڈیش ہے۔ وہ بھی اعصار بصرہ میں رہتے ہیں۔ ان کو خطوط اس پتہ پر مل جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ مشہور آدمی ہیں۔ میں نے واپسی پر یہاں کے بہت سے آدمیوں سے ذکر کیا تھا۔ لیکن میں اس خیال میں تھا۔ کہ مجھے سلمان فارسی کی زیارت ہوئی ہے۔ لیکن میری یہ غلط فہمی[۲] ۳۰ مئی کو دور ہوئی۔ جب میں نے حضرت صاحب کو خانپور سٹیشن پر دیکھا۔ اور اس کے بعد دوسرے سٹیشنوں پر جبکہ میرا شک یقین میں تبدیل ہو گیا۔

بہت سے ہندو صاحبان تو رسول پاک کے خلاف بھی بہت کچھ کہا کرتے ہیں۔ لیکن میرا ذاتی تجربہ یہ ہے۔ کہ جب میں ان کو ایک دو مثالیں دیتا ہوں۔ تو پھر وہ مان جاتے ہیں۔ ان کا کوئی قصور نہیں ہے۔ ان کا مذہب۔ ایمان سب کچھ روپیہ جمع کرنا ہے۔ چاہے وہ جائز طریقہ سے ہو چاہے ناجائز طریقہ سے ہو۔ وہ تو اسی کو مکتی یعنے نجات سمجھے بیٹھے ہیں۔

میں تو ان کو یہ کہا کرتا ہوں۔ کہ رسول پاک کسی سکول یا مکتب کے تعلیم پائے ہوئے نہیں تھے۔ وہ تعلیم یافتہ نہیں تھے۔ ان کا ایسی آیات لوگوں کے سامنے رکھنا اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ آئتیں ان پر نازل ہوئیں۔ اور یہ خداوند کریم کی طرف سے پیغام تھے۔ اور پیغام لانے والا پیغمبر کہلاتا ہے۔ کیا آج تک کسی عالم نے یا شاعر نے ایک بھی ایسی آئت لکھی۔

انسان اگر نیک نیتی سے ایک بات کو دیکھے تو اس پر رحمت ہوتی ہے اگر بدنیتی سے دیکھے تو جیسی نیت ویسی مراد والا حساب ہے۔ مجھے اگر اجازت دیں۔ تو میں آپ کو روزانہ ایسے شاہات لکھوں جو ان گنہگار آنکھوں نے دیکھے ہیں۔ یہ میں سب خداوند کریم کی رحمت سمجھتا ہوں۔ بلکہ ایک گنہگار شخص ہوں۔ آپ کو یاد ہوگا۔ کہ میں نے حضرت صاحب سے اپنے گناہوں کا اقبال کیا تھا۔ اور دعا کے لئے عرض کی تھی۔ اور آپ کو پھر خط میں بھی لکھتا رہا ہوں۔ کہ انکو میری طرف سے عرض کریں۔ اور ضرور کریں کہ وہ میرے لئے دعا کریں۔ کیونکہ میں خود مانتا ہوں۔ کہ میں گنہگار ہوں؛

میں اس بات کا قائل ہوں۔ کہ بیمار انسانوں کے لئے وقت کے ڈاکٹر کی اشد ضرورت ہے۔ اگر انسان بیمار ہو جائے۔ تو اس کے لئے یہ مناسب نہیں۔ کہ وہ گزرے ہوئے لقمان حکیم کو یاد کرتا رہے یا اس کی حکمت کی کتاب اٹھا کر نسخہ دیکھتا رہے۔ وقت کا ڈاکٹر مریض کو دیکھ کر ٹھیک علاج کر سکتا ہے۔ اور ایسے ہی گزرے ہوئے بادشاہ کو یاد کرنے سے کچھ انعام واکرام نہیں ملتا۔ میں سکندر سکندر کرتا رہوں تو کچھ نہیں مل سکتا۔ لیکن میں اگر وقت کے کسی بادشاہ کی تو ایک طرف کسی امیر کی بھی خدمت کروں۔ تو وہ ضرور مہربانی کرے گا؛

میرا خط پڑھنے میں بھی آپ کا قیمتی وقت ضائع ہوگا۔ لیکن جذبۂ جوش میں لکھ دیا ہے۔ اور مجبوراً بند کر رہا ہوں۔ کہ مضمون لمبا ہو گیا ہے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں دست بستہ سلام عرض کر دیں اور کہیں کہ وہ میرے لئے ضرور دعا کریں۔ اور میرے گھر سے بھی دعا کے لئے عرض کرتے ہیں

نوٹ۔ اگر وہ ہندو صاحبان چاہیں تو میں انکو اصلی تاریں جو میں بغداد وغیرہ سے اپنے گھر ملتان بھیجتا رہا تسلی کے لئے بھیج دوں؛ بندہ کلیانداس

خط کے متعلق گزارش

اس خط سے قارئین کرام کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ لالہ کلیان داس صاحب موصوف کوئی معمولی شخص نہیں۔ ان کو اس بات کا سخت افسوس ہے۔ کہ ہمارے لاہور کے ایک دوست کے ہندو دوستوں نے بغیر تھوڑی سی تکلیف بھی برداشت کئے کہ وہ لالہ صاحب کو خط لکھ کر دریافت فرما لیتے۔ سخت نامناسب الزام قائم کر دیا۔ کہ یہ خطوط جعلی ہیں۔ درحقیقت اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ایسے لوگوں کی اخلاقی حالت ہی اس بات کی متقاضی ہے۔ کہ کوئی راستباز انسان خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور ہو۔ اور دنیا کو ان حقیقی راہوں پر چلنے کی ہدایت کرے تاکہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے اور حقیقی مالک کو پہچان لیں۔ اور اس کی رضا حاصل کر کے اس کے فضلوں کے وارث بنیں؛

سو الحمد للّٰہ اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلقِ خدا کی بھلائی کے لئے مبعوث فرمایا۔ جو کہ عیسائیوں کے لئے حضرت مسیح کے بروز ہیں مسلمانوں کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بروز کامل اور مہدی ہیں۔ اور ہندوؤں کے لئے کرشن اوتار۔ آپ نے خدا تعالےٰ کے حکم سے احمدی جماعت قائم کی۔ یہ جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نور کی حامل ہے۔ اور آج ہر طالبِ حق کو اس نور سے حصہ دینے کے لئے تیار ہے۔ اس جماعت کے موجودہ امام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی ہیں وہ پُر نور وجود ہیں۔ جو ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لختِ جگر ہیں۔ دوسری طرف آپ کے حسن و احسان میں نظیر ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف سے وہ موعود۔ جن کی شان مظہر الحق والعلیٰ کان اللہ نزل من السماء ہے۔ جن کے ہاتھوں سے احمدیت کا نور دنیا کے کونے کونے میں پھیل رہا ہے۔ جن کی نظر شفقت دنیا کی ہر قوم پر پڑ رہی ہے۔ اور جن کی ہمدردی مخلوقِ خدا سے اس قدر ہے کہ جیسے ایک ماں کی اپنے بیٹے کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس وجود باجود کی سچی اور دلی خواہش یہ ہے۔ کہ دنیا اپنے خدا کی طرف رجوع کرے؛

خاکسار حشمت اللہ قادیان

---

[۲] آپکو غلط فہمی نہیں ہوئی بلکہ خدا تعالےٰ نے آپ کو ایک بڑی راز کی بات بتلائی تھی وہ یہ کہ آپ جو فوت شدہ حضرت سلمان فارسی کی زیارت کے خواہاں تھے۔ آپ زندہ سلمان فارسی قادیان جا کر دیکھ لیں۔ کیونکہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح و مہدی معہود فارسی الاصل ہیں۔ اور آپ کی بعثت اسی بشارت کے مطابق ہے۔ جو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی کے کندھے ۴ پر ہاتھ رکھ کر دی تھی۔ کہ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجلٌ من ابناء الفارس اور حضرت امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے جانشین موعود خلیفہ اور خود فارسی الاصل ہیں؛

پس یہ کشف نہ صرف جناب لالہ کلیانداس صاحب کے لئے ہدائت نامہ ہے۔ بلکہ ان مسلمانوں کے لئے بھی کھلی حجت ہے جو باوجود حدیث میں پڑھ لینے کے کہ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجلٌ من ابناء الفارس اور باوجود خدا تعالےٰ سے علم پاکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس دعوے کو پیش کرنے کے کہ میں فارسی الاصل ہوں توجہ نہیں کرتے؛

ایک محسن کی یاد میں

جناب حافظ سید عبد المجید صاحب مرحوم (آف منصوری) کی زندگی کے حالات

(از سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی کمرشیل ہاؤس۔ کوہ منصوری)

(۱)

منشاء الٰہی جیسا کہ مقدر تھا۔ پورا ہوا۔ یعنی روحانیت سے یکسر مفلس و قلاش دنیا کی دستگیری کیلئے جب عین چودھویں صدی کے سر پر آسمان رحمت سے ایک روحانی خزانہ برنگ احمدیت نازل ہوا۔ تو اس کی تفویض عام و خاص کیلئے اللہ جل شانہ نے حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی کو مبعوث فرمادیا .... علیہ الصلوٰۃ والسلام! اس پر ایک شور اٹھا کہ جاء المسیح جاء المسیح اور غافل دنیا اس زبردست صداقت سے روز بروز آگاہ ہونے لگی۔ بحمد للہ آج اکناف عالم میں اس کا چرچہ ہے۔ اور غلامان حضرت مسیح موعود علیہ السّلام جابجا احمدیت کی تبلیغ کررہے ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ جو اس متاع آسمانی سے حصہ پاتے ہیں۔ اور بلند مرتبہ ہیں۔ وہ جو اپنی تبلیغی کوششوں سے دوسروں کو بھی اس نعمت عظمیٰ یعنی احمدیت سے مستفید کرتے ہیں۔

ہر وہ احمدی دوست جسے کسی نہ کسی پہلے احمدی کی تبلیغ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ وہ اپنے اس محسن کی قدر و منزلت کا بخوبی اندازہ لگاسکتا ہے میں آج اپنے ایک ایسے ہی محسن کی یاد میں .... جو اس دار فانی سے کوچ کرکے اپنے مالک حقیقی سے جاملا۔ اس کی زندگی کے مختصر حالات قلمبند کرکے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ قبلہ عم حافظ سید عبد المجید صاحب مرحوم جنہوں نے ۲۸ اگست ۱۹۳۷ء کو بروز جمعہ دیار حبیبؑ یعنی قادیان میں انتقال فرمایا۔ میرے بہت بڑے محسن تھے۔ کیونکہ احمدیت کی دولت آج سے چوبیس سال قبل مجھکو انہی کی تبلیغی کوششوں سے ملی۔ اللہ تعالےٰ ان کی روح پر ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے۔ اور ان کے درجات بلند کرے! آمین ثم آمین

قبول احمدیت سے قبل کے حالات

قبلہ عم حافظ سید عبد المجید صاحب مرحوم ۱۸۷۲ء میں پیدا ہوئے۔ ہوش سنبھالنے کے بعد آپ نے سب سے پہلے قرآن مجید پڑھا۔ اور حفظ کیا بعد ازاں اس زمانہ کے دستور کے مطابق اردو کی تعلیم پائی اور مولویوں سے ڈرتے ڈرتے کچھ انگریزی بھی پڑھ لی تھی جب بڑے ہوئے تو آپ نے اپنے آبائی پیشہ یعنی تجارت اختیار کیا۔ اور پورے شوق و انہماک کے ساتھ اس میں لگے رہے۔ مگر باوجود بیحد تجارتی مشاغل کے آپ اپنے دینی فرائض کی طرف سے کبھی غافل نہ رہتے دینی امور و معلومات سے ان کی طبیعت کو ایک خاص شغف تھا۔ اور حضرات علماء زمانہ کا دل سے احترام کرتے تھے۔ شوق مطالعہ کی بدولت غیر احمدیوں کی کتب عقائد اور دینیات پر انہیں کافی عبور تھا۔ لیکن جیسا کہ بعد میں فرمایا کرتے تھے عام تفسیر پیروں والی کتب مینی نے مذہب کے بارہ میں ان کے اندر کوئی قابل قدر تسکین پیدا نہ کی۔ بلکہ مروجہ عقائد کو لئے ہوئے بس عرف عام کے ایک مسلمان تھے .... ہاں کلام مجید کو آپ نہایت خوش الحانی اور وجد کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

احمدیت کس طرح قبول کی

مرحوم کی طبیعت میں چونکہ سعادت تھی اور دل میں حقیقی اسلام کی تلاش اس لئے اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے تسکین قلب کے سامان بھی کچھ مقدر کئے ہوئے تھے۔ وہ سامان ملے تو اس طرح پر کہ ایک "قادیانی" نے (یعنی سید عزیز الرحمٰن صاحب مہاجر مرحوم بریلوی نے جو ان ایام میں منصوری پر رہا کرتے تھے) چچا صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند ایک کتابیں دیکھنے کو دیدیں۔ ان کتب کے مطالعہ سے آپکو اسلام کا حقیقی اور منور چہرہ نظر آنے لگا۔ نومبر ۱۹۰۹ء میں کوہ منصوری پر ایک مباحثہ بھی ہوا۔ جس میں نامور احمدی و غیر احمدی علماء تشریف لائے (اس مباحثہ کی روداد مکرمی محمد یامین صاحب کتب فروش قادیان نے شائع کی تھی) احمدی علماء کی تقریریں بفضلہ تعالےٰ نہایت مدلل اور کامیاب ثابت ہوئیں قبلہ چچا صاحب مرحوم نے گو پہلے سے تحقیق حق شروع کی ہوئی تھی۔ مگر اس مباحثہ میں فریقین کے علماء کی تقریریں سنکر ان کو یقین ہوگیا۔ کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے چنانچہ ۱۹۱۰ء میں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پر صدق دل سے ایمان لے آئے۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگئے۔ بعد ازاں آپ کے اہل و عیال نے بھی حق کو قبول کرلیا۔ اور ۱۹۱۰ء میں ہی چچا صاحب مرحوم نے انجمن احمدیہ کوہ منصوری" قائم کرکے مرکز سلسلہ سے اس کا الحاق کردیا مقامی انجمن کے آپ پہلے سکرٹری تھے

تبلیغ احمدیت

منصوری کے ایک ممتاز مسلم خاندان کے رکن ہونے کی حیثیت میں جب مرحوم "قادیانی" ہوئے .... تو مقامی مسلمانوں میں نیز اپنے خاندان میں بھی ایک ہلچل سی مچ گئی۔ لیکن چچا صاحب مرحوم نے جو احمدی ہو جانے کے بعد صدق و وفا کی منازل طے کرتے ہوئے عشق مسیح موعود علیہ السّلام میں سرشار ہو چکے تھے۔ اس ہلچل کو نیک فال سمجھا۔ اور اس سے فائدہ اٹھانے کی خاطر جوش و اخلاص سے تبلیغ احمدیت میں مشغول ہوگئے۔ سب سے پہلے آپ کی توجہ اپنے خاندان کی طرف منعطف ہوئی۔ اور اپنے ہر دو بھائیوں کو (یعنی میرے والد صاحب اور چھوٹے چچا صاحب کو) تبلیغ احمدیت کرنے لگے۔ خاندانی افراد کے سوا تمام ملنے جلنے والوں کیسا تھ بھی ان کا یہی مشغلہ رہتا۔ نیز منصوری سے باہر اپنے جاننے والوں اور رشتہ داروں کو بھی بذریعہ خط و کتابت تبلیغ کرتے اور سلسلہ کا لٹریچر بھیجتے رہتے

لدھیانہ کا واقعہ

آپ کے ابتدائی ایام احمدیت میں ہی مخالفین سلسلہ کو ایک استہزاء کا موقع ہاتھ آگیا۔ یعنی جناب میر قاسم علی صاحب احمدی اور مولوی ثناء اللہ صاحب اہلحدیث کے مابین جو ایک "انعامی مناظرہ" لدھیانہ میں ہوا۔ اور ایک سکھ ثالث نے اپنا طفلانہ "فیصلہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے حق میں صادر کردیا۔ اس پر غیر احمدی طبقہ نے بہت خوشی منائی۔ اور بعض تو ان میں سے طعن و تشنیع پر اتر آئے۔ لیکن باوجود اس تین سو کی "انعامی رقم" میں خود ایک سو ایک روپے دینے کے جو مطابق فیصلہ فریق مخالف کو مل گیا.... معاندین کو یہ جتلانے کیلئے کہ پاسبان حق کسی باد سموم سے گھبرایا نہیں کرتے آپ نے فوراً ایک اشتہار شائع کرکے سکھ ثالث صاحب کی لاعلمی و بے انصافی کو طشت از بام کردیا۔ اور اس واقعہ کی بین کمزوری کو بدلائل واضح کرکے مزید جوش و استقلال کے ساتھ تبلیغ احمدیت میں لگ گئے۔ آپ کا یہ طرز عمل حضرت مسیح الزمان کے حسب ذیل ارشاد کی پوری پوری تعمیل تھا

دیکھکر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو
شدت گرمی کا ہے محتاج باران بہار

تبلیغ کا نتیجہ

لدھیانہ کے اس واقعہ کے بعد آپکی تبلیغ کا پہلا نتیجہ یہ نکلا کہ میرے چھوٹے چچا صاحب (یعنی حافظ سید عبد الحمید صاحب مرحوم) معہ اپنے اہل و عیال کے احمدی ہوگئے۔ پھر اسی دوران میں پیر جی محمد حنیف صاحب جو دہرہ دون کے ایک مشہور سوداگر اور وہاں کی جماعت اہلحدیث کے ایک نہایت سرگرم ممبر تھے۔ وہ بھی آپکی ان تھک تبلیغی کوششوں سے ۱۹۱۲ء میں احمدی ہوگئے یہ سلسلہ تبلیغ جاری تھا۔ بعد میں پیر جی صاحب مرحوم کے دو صاحبزادوں نے بھی احمدیت قبول کرلی ان کامیابیوں پر قبلہ چچا صاحب مرحوم بہت خوش تھے۔ اور خدا تعالےٰ کے بیحد شکر گزار کہ اپنے خاندان میں اور اپنے ضلع میں احمدیت پھیلنے لگی۔

ایک بہت بڑی خلش

لیکن ان تبلیغی کامیابیوں اور خوشیوں کے باوجود قبلہ چچا صاحب مرحوم کے دل میں ایک خلش سی رہتی تھی۔ کیونکہ ان کے بڑے بھائی صاحب (یعنی میرے والد بزرگوار حافظ سید عبدالوحید صاحب) اس وقت تک احمدی نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ احمدیت کے پُرجوش مخالف تھے۔ قبلہ والد صاحب نے اپنے ہردو احمدی بھائیوں کو کہہ رکھا تھا۔ خبردار "قادیانیت" کے متعلق مجھ سے کسی قسم کی گفتگو نہ ہو اور نہ ہی "مرزا صاحب" کی کوئی کتاب میرے سامنے آئے۔ چچا صاحب مرحوم نے اپنے بڑے بھائی کا احترام کرتے ہوئے گو مصلحتاً یہ کہدیا تھا کہ "بہت اچھا"۔ مگر دوکان پر آنے جانے والوں کو آپ خوب تبلیغ کیا کرتے تھے۔ اس روزمرہ کی تبلیغ کی آواز بہرحال قبلہ والد صاحب کے کانوں میں بھی پڑتی اور وہ اس سے بہت تنگ ہوتے آخرکار والد صاحب نے سوچا کہ میرے دونوں بھائی تو مرتد ہو گئے ہیں۔ اور مذہبی تفریق کے سبب مشترکہ کاروبار میں بھی ناچاقی کا اندیشہ ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ ظاہرہ اتفاق کو قائم رکھتے ہوئے ان بھائیوں سے دوری اختیار کر لی جائے۔ چنانچہ اس خیال کے ماتحت ۱۹۱۲ء میں میرے والد صاحب مجھ کو اور میری والدہ صاحبہ کو ساتھ لے کر ہجرت کی نیت سے حج کرنے مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔ اور پھر وہیں قیام پذیر ہو گئے۔

اس طرح سے اپنے خیال میں والد صاحب موصوف "قادیانیت" سے بچ کر مکہ معظمہ گئے۔ مگر سچی بات یہ ہے کہ ان کے لئے وہاں بھی ممکن نہ ہوا۔ قبلہ چچا صاحب مرحوم، ہندوستان سے ان کے پاس احمدیت کا لٹریچر کچھ نہ کچھ بھیجتے رہتے۔ جس پر والد صاحب کو بہت غصہ آتا اور آپ فرماتے کہ دیکھو "قادیانیت" سے خدا کے گھر میں بھی چین نہیں۔ والد صاحب کی یہ مخالفت "بے چینی" کے ضمن میں، اگر حرم شریف کے اندر کا ایک لطیف واقعہ بھی یہاں درج کر دوں۔ تو بے محل نہ ہوگا۔ وہو ہٰذا

ایک لطیف واقعہ

۱۳ء کا ذکر ہے کہ ایام حج میں ایک دن عصر و مغرب کے درمیان) حرم شریف میں مالکی مصلے کے پاس میں اور قبلہ والد صاحب بیٹھے تھے کہ ہمارے پاس سے تین چار ہندوستانی بیت اللہ شریف کی طرف جاتے ہوئے گذرے۔ ان میں سے ایک نہایت خوبصورت متشرع و مقطع نوجوان تھے اور ایک معمر بزرگ بھی۔ قبلہ والد صاحب نے مجھ سے کہا۔ اور ایک طنز و مخاصمت بھرے لہجہ میں کہا۔ کہ "دیکھنا" وہ مرزا صاحبؑ کا بیٹا ہے۔ وہ مرزا صاحبؑ جنہوں نے ہندوستان میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ بھلا مکہ میں آ کر تو نبی بنتے۔ حقیقت معلوم ہو جاتی۔ اب یہ ان کا بیٹا حج کرنے آیا ہوا ہے۔ ساتھ ہی قادیانی بھی" اس وقت اپنے اندر نہ عناد تھا۔ اور نہ سلسلہ سے کوئی دلچسپی، نوعمری تھی۔ میں نے دیکھا اور کہہ دیا کہ "ہو نگے"۔ اس وقت کیا معلوم تھا والد صاحب کو کہ آئندہ کسی وقت ہندوستان پہنچ کر ہم بھی احمدی ہونگے۔ اور اسی "مرزا صاحبؑ کے بیٹے" کی غلامی کو بصد فخر و ناز اختیار کریں گے۔

غرض والد صاحب موصوف کو مکہ معظمہ جا کر بھی "قادیانیت" سے اور "قادیانی" لوگوں سے بکلی علیحدگی حاصل نہ ہوئی۔ اور قبلہ چچا صاحب مرحوم نے بھی۔ اللہ تعالٰے ان کے درجات کو بلند کرے۔ سلسلہ تبلیغ بذریعہ ڈاک والد صاحب کے ساتھ جاری ہی رکھا اور اپنا تبلیغی فرض ادا کرتے رہے اوائل ۲۴ء میں قبلہ والد صاحب کا عارضی طور پر ہندوستان آنا ہوا۔ تاکہ اپنا کل اسباب وغیرہ اور اہلیہ ثانی کو مکہ معظمہ لے جائیں۔ اور پھر مستقل طور پر وہاں بود و باش اختیار کر لیں۔ لیکن اللہ تعالٰے کو کچھ اور منظور تھا۔ والد صاحب واپس نہ جا سکے مشیت ایزدی سے ان دنوں جنگ عظیم چھڑ گئی تھی۔ اور اس سال والد صاحب کی بجائے میرے دونوں احمدی چچا یعنی حافظ سید عبد المجید صاحب و حافظ سید عبد الحمید صاحب، حج کرنے کے لئے مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔ خدا کی شان، احمدیت سے بچ کر ہم مکہ معظمہ گئے تھے۔ مگر مکہ میں ہی احمدیت ہمارے پاس پہنچ گئی۔

(باقی آئندہ)

ہر احمدی کا گھر کیسا ہونا چاہیئے

اکتوبر ۳۷ء کا واقعہ ہے۔ میں برہمن بڑیہ سے کلکتہ آ رہا تھا۔ کہ راستہ میں جناب خان بہادر ابو الہاشم خان صاحب نے دلچسپ گفتگو کے درمیان سوال کیا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ احمدی گھر ایسا ہونا چاہیئے کہ اسے دیکھنے والا معلوم کر لے کہ یہ احمدیوں کا گھر ہے اور اسے دوسرے گھروں سے ممتاز ہونا چاہیئے۔ وہ کیا امتیازات ہیں جن سے ایک احمدی گھر دیگر گھروں سے ممتاز نظر آئے۔ پھر انہوں نے خود ہی کہا۔ کہ بے شک مکان کا صاف ستھرا ہونا۔ اثاث البیت کا قرینہ سے دھرا ہونا بھی اچھی باتیں ہیں اور احمدی گھروں میں یہ بات پائی جانی چاہیئے۔ مگر یہ امتیازی بات نہیں کیونکہ غیروں کے گھر بھی ان صفات سے متصف ہوتے ہیں۔ اس سوال کا جواب میں نے دوسرے وقت پر ملتوی کیا اور خان بہادر صاحب سے کہا۔ کہ آپ بھی غور کریں میں بھی اس پر غور کروں گا۔ میرے نزدیک یہ ایک نہایت اہم سوال ہے اور اس کا تسلی بخش حل ہونا چاہیئے۔ میں نے ارادہ کیا۔ کہ جماعت کے مفکرین اور اہل قلم اصحاب کو اس کے حل کی دعوت دی جائے میں اسی خیال میں تھا۔ کہ میری نظر حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے رسالہ "سیرت مسیح موعود" پر پڑی۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے اس سے پہلے بھی یہ رسالہ پڑھا ہے یا نہیں لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ میرے زیر غور سوال کا حل اس رسالہ میں موجود ہے۔ حضرت مولوی صاحب کا دلکش انداز تحریر ہو اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کا پر کیف مضمون ہو تو پھر کونسا احمدی ہے جو اس مئے عرفان سے مخمور نہ ہو جائے۔ رسالہ اپنے حجم میں مختصر مگر اپنے اثر میں بے نظیر ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اہل جنت کی زندگی کیسی ہوتی ہے۔ اور احمدی گھر میں کن امتیازات کا پایا جانا ضروری ہے۔ سچ یہی ہے۔ کہ اطمینان اور سکینت کی زندگی محلات اور باغات سے وابستہ نہیں بلکہ اس نعمت سے وہی حصہ پاتے ہیں جنہیں نفس مطمئنہ دیا جاتا ہے۔ جن کا تعلق الحی القیوم سے ہو جاتا ہے۔ آفات و بلیات ان کی زندگی کو مشوش اور حوادث زمانہ ان کے دل کو مکدر نہیں کر سکتے۔ اور نبی اپنے زمانہ میں اس کا بہترین نمونہ ہوتا ہے۔ رسالہ "سیرت مسیح موعود" عاشقانہ انداز میں مگر نکتہ چینی کے مراحل طے کرنے کے بعد لکھا گیا ہے اور بجز سچی محبت دعویٰ تعلق عبث اور باطل ہے۔ احمدی گھر سچ مچ جنت کا نمونہ ہونا چاہیئے۔ اور اس کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو رسالہ "سیرت مسیح موعود" کا گہرا مطالعہ کرنا چاہیئے اور اپنی زندگی کو اس پاک انسان کے طرز پر بنانا چاہیئے۔ جو خدا کا فرستادہ اور اہل دنیا کو اطمینان قلب کی زندگی کا نمونہ دینے آیا تھا۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

تفصیلی امور کے بیان کے لئے اب بھی احباب توجہ فرمائیں۔ لیکن اصولی حل اس رسالہ میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مزکی نفوس عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ ابو العطاء۔ جالندھری

تحریک جدید سال چہارم کے چندہ وعدے پورے کرنے والے مخلصین

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تحریک جدید سال چہارم کے وعدے مکمل طور پر جن احباب نے پورے کر دئیے ہیں۔ ان کی فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد شکریہ کے ساتھ شائع کی جاتی ہے۔ جن جماعتوں یا افراد نے ابھی تک اپنے وعدے سو فیصدی پورے نہیں کئے۔ ان کو اس طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے اور جن دوستوں کے وعدے کا وقت ابھی نہیں آیا۔ انہیں چاہیئے کہ جس طرح اکثر دوستوں نے اپنے وعدے سے پہلے رقم ادا کر دی ہے۔ وہ بھی ادا کر کے زیادہ ثواب حاصل کریں۔

تحریک جدید کے جو احباب سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ انہیں فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کی جماعت کا وعدہ ۳۱ رجولائی تک سو فیصدی پورا ہو جائے۔ اور جن جماعتوں میں تحریک جدید کے سکرٹری ابھی تک منتخب نہیں ہوئے۔ انہیں اپنے سیکرٹریوں کا انتخاب کر کے اطلاع دینی چاہیئے۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

- چوہدری کرم الٰہی صاحب قادیان ۵/
- چوہدری فتح محمد صاحب راولپنڈی ۲۷/
- میاں فضل عظیم صاحب 〃 ۶/
- میاں بہادر خاں صاحب 〃 ۶/
- ملک عطاء اللہ ظہور احمد صاحب 〃 ۶۵/
- شرف النساء بیگم اہلیہ حکیم میر سعادت علی صاحب حیدرآباد دکن ۱۵/
- سیٹھ محمد اعظم معین الدین صاحب 〃 ۳۱۰/
- میر احمد علی صاحب 〃 ۱۰۰/
- محبوب علی صاحب 〃 ۶۰/
- عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اعظم صاحب 〃 ۲۵/
- پسران و دختران 〃 〃 ۵/
- محمد عمر صاحب حیدرآباد دکن ۱۰/
- رحیم النساء اہلیہ سیٹھ محمد غوث صاحب 〃 ۱۵/
- قریشی محمد سعید صاحب لائل پور ۱۰/
- عبدالرحمٰن صاحب 〃 ۶/
- چوہدری حسام الدین صاحب بکھوئی ۵/
- 〃 غلام نبی صاحب 〃 ۵/
- 〃 اللہ رکھا صاحب 〃 ۵/
- 〃 محمد شفیع صاحب 〃 ۱۰/
- 〃 قاضی نور احمد صاحب 〃 ۵/
- عبدالعزیز صاحب گھروہ ۵/
- دختران و پسران 〃 ۵/
- چوہدری نبی بخش صاحب 〃 ۱۰/
- خورشید بیگم صاحبہ دختر خان بہادر چوہدری نعمت خاں صاحب بیگم پور ۱۰/
- نذیر بیگم صاحبہ 〃 〃 ۱۵/
- امۃ البتول بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری امداد علی خاں صاحب بیگم پور ۵/
- احمدی بی صاحبہ 〃 〃 ۵/
- چوہدری محمد یعقوب خانصاحب 〃 ۵/

- چوہدری عبداللطیف خانصاحب سرہند ۵/
- چوہدری فضل محمد خانصاحب پنشنر 〃 ۵/
- ملک سراج الدین صاحب سمبڑیال ۳۵/
- منشی عبدالحق صاحب معہ اہلیہ موسیٰ خیل کوئٹہ ۳۰/
- ماسٹر محبوب عالم صاحب چک بیلی خاں ۱۰/
- اسمٰعیل نصیر صاحب تہال گجرات ۵/
- چوہدری رجو خانصاحب چک ۵۶۵ ۱۰/
- ابراہیم صاحب چک ۲ ۵/
- ڈاکٹر نور احمد صاحب چک ۲۰۹ معہ اہل وعیال ۵۰/
- عبدالرحمٰن صاحب بیکا ڈنگریا ۵/
- غلام سرور صاحب سگو برہما ۵/
- سید محمد یوسف شاہ صاحب بھمبر گجرات ۶/
- سید فضل شاہ صاحب 〃 ۵/
- مولوی خیر الدین صاحب سیکھوانی محلہ دارالرحمت - قادیان ۱۲/
- امۃ اللہ صاحبہ اہلیہ بابو فتح محمد صاحب شر ما کراچی ۵/
- نواب بیگم صاحبہ محلہ دارالبرکات قادیان ۵/
- برکت اہلیہ اللہ یار صاحب ٹھیکیدار مسجد فضل ۵/
- زینب صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر غلام علی صاحب محلہ دارالفضل ۴۰/
- ڈاکٹر غلام غوث صاحب قادیان ۵/
- مولوی شہادت حسین صاحب بھاگلپور ۵/
- مولوی عبدالعلیم صاحب 〃 ۶/
- حسن زمانی صاحبہ دہلی ۱۱/
- اہلیہ بابو اعجاز حسین صاحب مرحوم ۵/
- بشیری دختر رسالدار حاکم علی خانصاحب چک ۲ ۵/
- برادر رفیع الزمان صاحب کراچی ۴۰/
- سید محمود صاحب 〃 ۳۰/

- سید فرزند علی شاہ صاحب کراچی ۳۵/
- سید رحمت علی شاہ صاحب 〃 ۲۵/
- مستری امام الدین صاحب کنری سندھ ۱۰/
- چوہدری مبارک علی صاحب محلہ دارالرحمت ۵/
- اہلیہ صاحبہ بھائی محمود احمد صاحب 〃 ۲۵/
- حافظ مسعود احمد صاحب پسر 〃 ۶/
- داؤد احمد صاحب 〃 〃 ۵/
- آمنہ خاتون بنت 〃 ۵/
- فاطمہ خاتون 〃 ۵/
- صالحہ خاتون 〃 ۵/
- سلیمہ۔ سعیدہ۔ بشریٰ۔ صفیہ۔ رشیدہ دختران 〃 ۵/
- مولوی عبدالغفار صاحب ڈار قادیان ۸/
- سید محمد اسمٰعیل صاحب سپرنٹنڈنٹ خاتمہ ۱۲/
- نصرت بیگم بنت حکیم دین محمد صاحب دارالفضل ۵/
- انور بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد یعقوب صاحب 〃 ۵/
- سردار کرم داد صاحب پنشنر معہ اہلیہ 〃 ۱۰/
- اہلیہ صاحبہ محمد اسمٰعیل صاحب کارکن لنگر 〃 ۵/
- ملک احمد سعید صاحب چک ۲۴ رادتیانی ۵/
- چوہدری عبداللطیف صاحب کاٹھ گڑھ ۱۰/
- ایم عطاء اللہ خانصاحب ہارون آباد بہاولپور ۱۵/
- چوہدری ابوالخیر معہ سعید صاحبہ پنجبور دسندھ ۱۵/
- دفعدار غلام محمد صاحب 〃 ۵/
- بابو غلام محمد صاحب 〃 ۵/
- بابو دین محمد صاحب 〃 ۵/
- چوہدری محمد ثناء اللہ صاحب سکرٹری تحریک جدید 〃 ۵/
- بابو شکر الٰہی صاحب سمندری ۳۰/
- اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب قادیان ۱۲/
- میاں رحیم بخش صاحب ملود ۱۵/

- میاں کرم الدین صاحب چک ۱۱۶ ج ب ۵/
- میاں محمد اسمٰعیل صاحب مددگار کارکن امور عامہ قادیان ۵/
- حاکم بی بی صاحبہ اہلیہ رحمت علی صاحب ۵/
- مرزا عبدالکریم صاحب محلہ دارالعلوم قادیان ۶/
- سیدہ خورشید بیگم صاحبہ بنت حافظ سید عبدالمجید صاحب منصوری ۵/
- استانی خدیجہ بیگم صاحبہ قادیان ۵/
- ہمشیرہ صاحبہ صاحبزادہ سراج نورنگ شہید مرحوم صاحب ۵/
- چوہدری اللہ دتا صاحب آنبہ ۵/
- مستری محمد الدین صاحب دیال گڑھ ۶/
- ڈاکٹر لعل دین صاحب گنج لاہور ۶۰/
- خان ظفر الحق صاحب ای آسی رشنگ ۱۰۰/
- چوہدری اللہ بخش صاحب چک ۱۱۷ جھور ۵/
- چوہدری رحیم بخش صاحب 〃 ۱۱/
- چوہدری نبی بخش صاحب 〃 ۷/
- مولوی محمد احسان الحق صاحب بھاگلپوری مونگھیر ۳۵/
- صوبہ بہار احمدی خاتون کی طرف سے ۱۰/
- مہر فتح الدین صاحب شیخ پور ۵/
- چوہدری محمد علی صاحب چک ۳۰ / ۱۰ ۱۳/
- 〃 غلام نبی صاحب 〃 ۷/
- مستری فضل کریم صاحب اکھنور ۱۵/
- بی۔ ایم بشیر احمد صاحب معہ اہلیہ بنگلور ۱۵/
- محمد بشیر الدین صاحب مظفر پور ۱۰/
- بابو مولا بخش صاحب پوسٹ ماسٹر دہلیوال ۳۰/
- خانصاحب محمد عطاء الرحمٰن صاحب شیلانگ ۵۰/
- غلام قادر صاحب نور شاہ ۵/۸
- محمد ابراہیم صاحب سوہاوا ۵/
- چوہدری سلطان علی صاحب ڈیرہ غازی خان ۲۵/
- شیخ محمد علی صاحب سوداگر شاہ آباد انبالہ ۵/
- عبدالرحمٰن صاحب سابق طالب علم منٹگمری بورڈنگ تحریک جدید حال مجاہد ۵/
- ملک غلام فرید صاحب ایم اے قادیان ۶۰/
- محمد سلیمان صاحب مسجد مبارک 〃 ۶/
- فتح محمد صاحب فیض آباد ۲۱/
- محمد عبداللہ صاحب گوڑہ ۵/
- محمد ابراہیم صاحب ہزاروی باغ ۱۵/
- حافظ فضل الدین صاحب دارالصحت قادیان ۱۰/

وصیتیں

نمبر ۵۷۷ :- منکہ حمیدہ بیگم بیوہ سید خصیلت علی شاہ قوم سید عمر ۶۷ سال تاریخ بیعت ۱۸۸۹ء ساکن سیالکوٹ شہر سید منزل محلہ حکیم حسام الدین صاحب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۵/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حسب ذیل مشترکہ تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں اور ان کی دوسری والدہ صاحبہ ہے۔ کیونکہ میرے خاوند کی وفات کے بعد ابھی تک جائداد تقسیم نہیں ہوئی۔ اور تقسیم جائداد مطابق شریعت جو کہ میرے حصہ میں آوے گی۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ زمین واقع موضع مالوپیر تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ تقریباً ۲۵ گھماؤں چھ کنال ہے۔ بتفصیل ۳ ۱/۲ گھماؤں چاہ چھمب والا ۵ ۱/۴ گھماؤں چاہ سیدانوالہ ۸ گھماؤں چاہ مرکیروالا۔ ۹ گھماؤں چاہ گھاسی والا ایک مکان پختہ واقع شہر سیالکوٹ محلہ حکیم حسام الدین صاحب میں ہے جو کہ مجھے اپنے والد صاحب حکیم میر حسام الدین صاحب مرحوم کی طرف سے بطور ورثہ ملا ہے۔ اس کی قیمت تخمیناً پانچ ہزار روپیہ ہے جس کی میں واحد مالک ہوں اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ فی الحال میری کوئی آمدنی نہیں۔ میرے گذارہ کے ذمہ دار میرے لڑکے ہیں۔ اس لئے اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

الامتہ :- حمیدہ بیگم نشان انگوٹھا
گواہ شد :- سید امجد علی شاہ پسر موصیہ
گواہ شد :- سید عبدالغفور۔ گواہ شد :- محمد الدین

نمبر ۶۰۳۴ :- منکہ فضل کریم ولد منشی فقیر اللہ صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن فیض اللہ چک ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج ۶/۳۶ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت میری حسب ذیل جائداد ہے۔ ۳۳ کنال اراضی زرعی واقع موضع فیض اللہ چک بہ تفصیل ذیل ہے۔ کھاتہ ملکیت نمبر خسرہ ۲۸۲ چھ کنال پانچ مرلہ ۲۹۵ چھ کنال پانچ مرلہ ۴۷۷ آٹھ کنال دس مرلہ ۶۳۵ بارہ کنال۔ کل میزان ۳۳ کنال۔ یہ اراضی ہماری جدی ملکیت ہے جو تا حال خانگی تقسیم نہیں ہوئی۔ اس میں میرا چوتھا حصہ ہے۔ میں اپنے حصہ کے ۱/۸ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

(۲) ۱۴ کنال ۱۶ مرلہ اراضی ملکیتی شیخ عزیز الدین صاحب ساکن فیض اللہ چک نمبر خسرہ ۱۰۵۶ ۷ کنال ۴ مرلہ و نمبر خسرہ ۱۰۵۴ ۷ کنال ۱۲ مرلہ میرے پاس مبلغ -/۱۸۰ روپے میں رہن ہے۔ میں اس زیر رہن کے ۱/۸ حصہ کی ملکیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں

(۳) میرا گذارہ اس وقت میری پنشن پر ہے جو ۴۵ ماہوار ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ علاوہ ازیں میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ بوقت وفات میری جس قدر بھی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر کوئی جائداد یا اس کے حصہ کی قیمت میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی جائداد کو بعد میں حصہ وصیت سے منہا کر لیا جائے گا

العبد :- شیخ فضل کریم ریٹائرڈ اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس حال منٹگمری
گواہ شد :- بشیر احمد ولد شیخ فضل کریم
گواہ شد :- غلام حسین چالوی سکرٹری انجمن احمدیہ منٹگمری۔

نمبر ۶۰۳۵ :- منکہ ولایت شاہ ولد پیر حسین شاہ قوم سید فاروقی پیشہ ڈاکٹری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت جون ۱۸۹۷ء ساکن پیراں پنڈی ڈاکخانہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ حال قادیان دارالامان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جولائی ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے
(۱) پانچ دکانیں پختہ واقع محلہ دارالرحمت قیمت دو ہزار روپے
(۲) رہائشی مکان پختہ ملحقہ دکانات تین ہزار روپے کا
(۳) رہائشی مکان نمبر ۲ ڈیڑھ ہزار روپے کا
(۴) پانچ دکانات واقع ریتی چھلہ قیمت اڑھائی ہزار روپے
(۵) مکان رہائشی واقع ریتی چھلہ قیمت ڈیڑھ ہزار روپے
(۶) مکان رہائشی واقع ریتی چھلہ قیمت ڈیڑھ ہزار روپے

کل قیمت بارہ ہزار روپے ہے جو موجودہ کس دبازاری کے لحاظ سے ہے۔ ورنہ قیمت زمین اور تعمیر پر اس سے زیادہ خرچ ہوا ہے۔ یہ غیر منقولہ جائداد میری خود پیدا کردہ ہے۔ میرا گذارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو چار سو اسی شلنگ ہے۔ اور کینیا (افریقہ) میڈیکل ڈیپارٹمنٹ سے ملتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو تا زیست خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کراتا رہوں گا۔ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائے۔

العبد :- موصی ولایت شاہ سب اسسٹنٹ سرجن قادیان دارالرحمت
گواہ شد :- فضل دین پلیڈر قادیان
گواہ شد :- محمد اسمٰعیل صدر محلہ دارالبرکات

نمبر ۵۰۸۷ :- منکہ شیخ نیاز دین ولد شیخ دین محمد قوم شیخ خوجہ ساکن حال بکٹ گنج مردان ضلع مردان تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ۵/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد ایک عدد مکان واقع آبادی میترانوالی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ مشترکہ بمع برادرم جلال دین بحصہ نصفا نصف ہے۔ میرے نصف حصہ کی قیمت تخمیناً دو صد روپیہ ہے۔ اپنے حصہ کے وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ۱/۱۰ حصہ کرتا ہوں۔ علاوہ اس کے میری موت کے بعد اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی، میرا گذارہ اس وقت تجارت

کا کام ٹیری پر ہے۔ جس کا اوسط تقریباً ۵ ماہوار رہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار صدر انجمن قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

العبد:۔ نیاز دین ولد شیخ دین محمد ساکن متیرانوالی ضلع سیالکوٹ حال وارد بکٹ گنج مردان صوبہ سرحد
گواہ شد:۔ عبدالحمید پیادہ تحصیل مردان
گواہ شد:۔ محمد احسن نقل نویس بقلم خود
گواہ شد:۔ معین الدین محاسب انجمن احمدیہ مردان

ہر ایک احمدی دوست کا فرض ہے

کہ بطور ہمدردی تمام ہندو مسلمان اور سکھ صاحبان تک ہمارا یہ پیغام پہنچا دے۔ کہ اگر آپ خود یا آپ کا کوئی دوست یا کوئی رشتہ دار کسی قسم کی بیماری میں مبتلا ہے۔ تو ہمارے بزرگ محترم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رفو علامہ مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ طبیب شاہی ریاست جموں و کشمیر کی مجرب ادویات استعمال کریں۔ جن کو ہم نے ان کے ارشاد و ہدایت کے ماتحت تیار کیا ہے نیز ہر قسم کے امراض میں آپ لوگ ہم سے مشورہ طلب کر سکتے ہیں۔ بحمد للہ یہ دواخانہ رحمانی ۱۹۱۰ء سے حضرت علامہ ممدوح کی اجازت و مشورہ سے قائم شدہ ہے۔ اور ان دنوں بہ سرپرستی و نگرانی حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نہایت خوبی سے کام کر رہا ہے۔ اور اس کی تیار کردہ ادویہ سو فیصدی فائدہ بخشتی ہے۔ ⅟ کا ٹکٹ بھیجکر فہرست مفت طلب کریں۔ نیز جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں اس کیلئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ (عہ) مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت خرید نے والے کو ایک روپے فی تولہ دی جائیگی۔

پتہ: عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز۔ دواخانہ رحمانی۔ قادیان

تریاق جریان

سرعت۔ انزال۔ دھات۔ رقت قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہوتا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا۔ مضمحل رہنا۔ درد کمر پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہوتا۔ جملہ شکایات دور کر کے از سر نوجوان خوش و بنا دینا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو! یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے کیا اسقدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے ہرگز نہیں ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے اکسیر خوبی یہ ہے کہ تاعمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپے۔ نوٹ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم نے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے حکیم مولوی ثابت علی محمد ذگر بہ ۵ لکھنؤ

قسط دوم خلافت جوبلی کی خوشی میں

حیرت انگیز رعایت۔ نہایت ہی رعایت۔ حد سے زیادہ رعایت

نام کتاب	سابقہ قیمت	موجودہ قیمت
قادیان کے آریہ اور ہم	تین آنہ	صرف دو پیسہ
ایام الصلح فارسی	ایک روپیہ چار آنہ	” چار آنہ
سرمہ چشم آریہ	ایک روپیہ دس آنہ	” دس آنہ
براہین احمدیہ حصہ اول۔ دوم۔ سوم	دو روپے آٹھ آنہ	” ایک روپیہ
تذکرۃ الشہادتین	دس آنہ	” پانچ آنہ
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	ساڑھے چار آنہ	” دو آنہ
فریاد درد یا البلاغ	آٹھ آنہ	” تین آنہ
خطبہ الہامیہ	ایک روپیہ آٹھ آنہ	” آٹھ آنہ
فتح اسلام اعلٰے کاغذ عمدہ چھپائی ۲۶×۲۰ سائز	تین آنہ	” دو آنہ
فتح اسلام ادنے کاغذ چھوٹا سائز	دو آنہ	” ایک آنہ
توضیح مرام اعلٰے کاغذ عمدہ چھپائی	چار آنہ	” دو آنہ
پرانی تحریریں اعلٰے کاغذ عمدہ چھپائی ۲۰×۲۶ سائز	تین آنہ	” ایک آنہ
شحنہ حق	آٹھ آنہ	” پانچ آنہ
نشان آسمانی	چار آنہ	” دو آنہ
نورالحق حصہ اول	چار آنہ	” دو آنہ
نورالحق حصہ دوم	آٹھ آنہ	” چار آنہ
تحفہ قیصریہ	تین آنہ	” دو آنہ
تحفہ غزنویہ	چھ آنہ	” تین آنہ
رسالہ جہاد	دو آنہ	” ایک آنہ
اعجاز احمدی	بارہ آنہ	” چھ آنہ
چشمہ معرفت	دو روپے	” ایک روپیہ چار آنہ
التبلیغ عربی	آٹھ آنہ	” چار آنہ
الخطاب الجلیل عربی	بارہ آنہ	” آٹھ آنہ
راز حقیقت	دو آنہ	” ایک آنہ
کتاب البریہ	ایک روپیہ	” بارہ آنہ
تحفہ گولڑویہ	ایک روپیہ	” بارہ آنہ

(باقی اگلے ماہ)

خاکسار

محمد اشرف منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

رنگون ۱۸ر جولائی۔ چین اور برما کی سرحد پر چینیوں نے دو برطانوی فوجی افسروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ افسر غلطی سے سرحد پر پہنچ گئے تھے۔ حکومت برما نے حکومت چین سے ان افسروں کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔

لکھنؤ ۱۸ر جولائی۔ کل دریائے راپتی میں جین پور کے قریب ایک کشتی الٹ گئی کشتی میں ۲۰ آدمی سوار تھے ان میں سے ۵ آدمی بمشکل جان بچا سکے باقی ۱۵ غرق ہو گئے۔

پراگ ۱۸ر جولائی۔ پچھلے دنوں جرمن اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ چیکوسلواکیہ کی سرحد پر چیک فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ اس کی تردید میں چیک حکومت نے ایک بیان شائع کیا ہے کہ فوجوں کا اجتماع عمل میں ہرگز نہیں لایا گیا۔ البتہ بعض علاقوں میں لوگوں کی آمد و رفت ممنوع کر دی گئی ہے۔

ماسکو ۱۸ر جولائی۔ حال ہی میں جاپانیوں کی طرف سے بیان کیا گیا تھا کہ ۴۰ ہزار روسی فوجیں مانچوکو میں داخل ہو گئی ہیں۔ اور ایک پہاڑی پر انہوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ حکومت روس نے اس کی تردید کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ روسی فوجیں مانچوکو میں ہرگز داخل نہیں ہوئیں۔ البتہ روسی فوجیں جھیل چانگوسن کے آس پاس پھر رہی ہیں اور ایک پہاڑی پر قلعہ بندی کر رہے ہیں اور یہ علاقہ روس میں ہے ٹوکیو کی ایک اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ کل جاپانی پولیس کے ایک آدمی کو روسیوں نے گولی سے اڑا دیا۔

بمبئی ۱۸ر جولائی۔ مہاراجہ گوالیار سے پونہ کے ہریجن لیڈر مسٹر پی۔ این راج بھوج نے ملاقات کے دوران میں التماس کی کہ گوالیار میں بھی ٹراونکور اور اندور کی طرح ہریجنوں کو مندروں میں جانے کی اجازت دے دی جائے۔ مہاراجہ نے ہمدردی سے غور کرنے کا وعدہ کیا۔

لکھنؤ ۱۸ر جولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ اودھ کے چیف جسٹس سر بیشور ناتھ سری واستو گذشتہ شب گیارہ بجے کے قریب بمبئی میں انتقال کر گئے۔

روم ۱۸ر جولائی۔ جنگ سپین کی دوسری سالگرہ کے موقع پر مسولینی نے جنرل فرانکو کو ایک تار بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ فیسسٹ اٹلی کو اس بات پر فخر ہے کہ اس نے آپ کو خون اور اسلحہ سے امداد دی تاکہ آپ یورپ کی تخریبی طاقتوں پر فتح پائیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ آئندہ سال کے دوران میں فتح یاب ہو جائیں گے۔

کراچی ۱۸ر جولائی۔ یونائیٹڈ پارٹی کے لیڈر سر عبداللہ ہارون نے وزیر اعظم سندھ اور ریونیو منسٹر سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ وزارت سے مستعفی ہو جائیں کیونکہ اس سال جدید بندوبست کے نفاذ میں ان دونوں کا بھی ہاتھ ہے مسٹر نیچلداس پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ منسٹر سے ہندو پارٹی نے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا ہے۔ سر عبداللہ ہارون نے ان دونوں کے نام ایک خط لکھا ہے کہ آپ اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جائیں۔ اور اگر آپ کا خیال ہے کہ آپ اسمبلی کی اکثریت کا اعتماد رکھتے ہیں۔ تو جدید ترتیب یافتہ وزارت کے لئے گورنر کی جانب سے دوبارہ نامزد ہوں۔ اور اس کے فوراً بعد اسمبلی میں اعتماد کی قرارداد پیش کریں معلوم ہوا ہے۔ ان حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسمبلی کا اجلاس طلب کرنے کے لئے مسٹر غلام حسین کی پارٹی کی طرف سے ارکان اسمبلی کے دستخط حاصل کئے جا رہے ہیں۔

کراچی ۱۸ر جولائی۔ حکومت سندھ نے وزراء کے استعمال کے لئے جو موٹر کاریں خریدی تھیں انہیں رجسٹریشن فیس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

کلکتہ ۱۸ر جولائی۔ حکومت بنگال نے ۱۹۳۳ء کے ساہوکارہ ایکٹ کا ترمیمی بل شائع کر دیا ہے۔ یہ بل بنگال اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش ہوگا۔

نئی دہلی ۱۸ر جولائی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اجلاس اس جگہ ۳۰ر جولائی کو منعقد ہو رہا ہے اس میں صدر کانگرس کے اس خط پر غور کیا جائے گا جو انہوں نے مسٹر جناح کے مکتوب کے جواب میں ارسال کیا ہے۔

لاہور ۱۸ر جولائی۔ بجنالہ۔ پرولہ اور پالم پور کے درمیان وادی کانگڑہ کی ریلوے کے پل کا وہ حصہ پانی میں بہہ گیا ہے جو پالم پور کی جانب واقع ہے جس کی وجہ سے ان دونوں مقامات کے درمیان براہ راست آمد و رفت کا سلسلہ بند ہو گیا ہے۔ مسافروں اور ان کے سامان کے پہنچانے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ غالباً آئندہ ۴۸ گھنٹوں تک آمد و رفت شروع ہو جائے گی

ڈبروگڑھ (آسام) ۱۸ر جولائی دریائے برہم پترا میں طغیانی کی شدت کی وجہ سے شہر کا قریباً ¾ حصہ زیر آب ہے۔ گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں دریا میں ۱۸ انچ پانی چڑھ گیا۔ سب سیلاب زدہ علاقہ کے مکانات خالی کر دیئے گئے ہیں۔ اکثر لوگوں نے پناہ کے لئے لکڑی کے چبوترے بنا لئے ہیں سینکڑوں آدمی کشتیوں میں رہتے ہیں۔ ریلوے سٹیشن اور ایک میل تک لائن بھی زیر آب ہے۔ بعض سرکاری دفاتر میں گھٹنوں تک پانی کھڑا ہے

لکھنؤ ۱۸ر جولائی۔ یوپی گورنمنٹ نے اس سے قبل تمام عدالتوں کے نام احکام جاری کئے تھے۔ کہ عدالتی اشتہارات دیتے وقت اخبارات میں کوئی امتیاز نہ کیا جائے۔ البتہ فرقہ پرست اخبارات کو اشتہارات نہ ملا کریں۔ لیکن معلوم ہوا ہے اس حکم کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ اور گورنمنٹ اس سلسلہ میں چند عدالتوں کے خلاف زبردست کارروائی کرنے پر غور کر رہی ہے یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ ایک تحقیقاتی کمیٹی بھی مقرر ہونے والی ہے۔

لاہور ۱۸ر جولائی۔ حکومت پنجاب تھوڑی میعاد والے قیدیوں کی رہائی دو قیدی جنہیں کالے پانی سے کم سزا ہوئی) رہائی کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ یہ قیدی پنجاب کے مختلف جیلوں میں اپنی سزائیں بھگت رہے ہیں۔

مدراس ۱۸ر جولائی "ہندو" مدراس کا نامہ نگار لنڈن سے لکھتا ہے کہ وہاں کے سرکردہ حلقوں میں یہ تجویز ہو رہی ہے۔ کہ گاندھی جی کو انگلستان آنے کی دعوت دی جائے تاکہ فیڈریشن کے متعلق ان سے گفت و شنید کی جا سکے۔

ڈھاکہ ۱۷ر جولائی۔ وزیر اعظم بنگال نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ وزارت بنگال کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پاس ہونے والا ہے۔ اس صورت میں مجھے موقع مل جائیگا۔ کہ میں مسٹر نوشیر علی کی قلعی کھول سکوں۔ ان کو وزارت میں محض اس لئے لیا گیا تھا کہ وہ ہماری مدد کریں گے مگر وہ رکاوٹ ثابت ہوئے

شملہ ۱۸ر جولائی۔ آج پنجاب اسمبلی میں ایک سوال کہ کسی وزیر یا پارلیمنٹری سکرٹری کو قانون واگذاری اراضیات مرہونہ سے فائدہ پہنچتا ہے کے جواب میں وزیر اعظم نے بیان کیا۔ کہ آنریبل نواب خضر حیات خان ٹوانہ کو بل کے پاس ہو جانے پر پچاس ہزار روپے کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔

پونہ ۱۸ر جولائی۔ صوبہ بمبئی میں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی